

ماہنامہ خدیجہ جرمنی

مدیرہ: سیدہ منورہ سلطانیہ

جلد نمبر 19

ماہ اخاء 1396: ہجری شمسی، بمطابق اکتوبر 2017ء

شمارہ نمبر: 10

زیر نگرانی: نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی: محترمہ عطیہ نور احمد ہوش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت: محترمہ فوزیہ بشری صاحبہ۔ معاونات: محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ

القران الحکیم

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَصَادِقِ قُلُوبِ نَبِيِّيٍّ أَخْلَمَ مَن جَاءَ بِالْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (سورۃ القصص 86)

وہ خدا جس نے تجھ پر یہ قرآن فرض کیا ہے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے اس مقام کی طرف لوٹا کر لائے گا جس کی طرف لوگ لوٹ لوٹ کر آتے ہیں۔ تو کہہ دے میرا رب (اس کو بھی) خوب جانتا ہے جو ہدایت پر قائم ہوتا ہے (اور اس کو بھی) جو کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ (ترجمہ از: "تفسیر صغیر" بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اس میں فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے جس کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس لانے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔" (حاشیہ)

حدیث نبوی ﷺ

حب الوطن من الایمان -

وطن سے محبت ایمان کا جزو ہے۔ (المقاصد حسنة از علامہ عبدالرحمن سخاوی دار لکتب العربیة، موضوعات کبیر امام ملا علی قاری صفحہ 40 مطبوعہ محمدی پریس لاہور 1302 ہجری)

ایک اور حدیث میں اپنے وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا أَطَيْبَ بَكَ مِنْ بَدَنٍ وَأَحَبَّكَ إِلَيَّ، وَكَوَلَا أَنْ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ سَكَنْتُ غَيْرَكَ۔ (سنن ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل مکہ، 723:5، رقم 3926، صیح ابن حبان، 23:9، رقم 3709، المعجم الکبیر للطبرانی، 10:270، رقم 10633)

تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے! اگر میری قوم تجھ سے نکلنے پر مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "ایک حدیث میں آیا ہے کہ ظالم کو ظالم مت کہو بلکہ خود اپنے آپ کو کوسو۔ بادشاہ یا حاکم کو مت کوسو۔ اگر تم اپنی حالت کو سنو اور لو تو حاکم بھی نرم اور رحم دل ہو جاویں گے اگر کسی کا حاکم ظالم اور جا بر ہے تو وہ جان لے کہ اس کے اعمال ہی اس لائق ہیں۔ قرآن شریف نے کیا پاک اصول قائم کیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مَنَّا بِقَوْلِهِ حَتَّىٰ يُعَذِّبُوا مَا بِنَفْسِهِمْ (العنکبوت: 12) جب انسان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی فرد جرم لگ جاوے تو کون ہے جو اس کی رعایت کرے اور بچا سکے۔ حکام خدا کے قہر اور رحم کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اگر خدا خوش ہو تو حکام کے دل میں خود بخود رحم پیدا ہو جاتا ہے اور اگر خدا ہی ناراض ہے تو پھر انسان خود واجب سزا ہے۔ کسی کے کیا بس کی بات۔

پس اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کرو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ۔ مَن كَانَ لِلَّهِ كَانَ لِلدَّيْنِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ لَكَ بِنَجَابِي كَمَا مَشهور مثل ہے کہ "جے تو میرا ہو رہا ہے سب جگ تیرا ہو۔" اصل بات یہی ہے کہ خدا خوش ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ خدا کا راضی کرنا مقدم ہے۔" ("ملفوظات" جلد 5 صفحہ 504، ایڈیشن 2003ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ وطن سے محبت ایک حقیقی مسلمان کے ایمان کا جزو ہے۔ جب حب الوطنی اسلام کا ایک بنیادی جزو و ٹھہراتو یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک حقیقی مسلمان اپنے ملک سے عدم وفاداری کا مظاہرہ کرے یا اپنے ملک سے غداری کرے؟ اپنا ایمان ضائع کرے؟ احمدی مسلمان ہوتے ہوئے ہمارے بڑے بڑے اجتماعات میں جماعت کے تمام افراد بڑے چھوٹے، مرد و زن سب کھڑے ہو کر خدا کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے ایک عہد کرتے ہیں اور اس میں وعدہ کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف اپنے دین بلکہ اپنی قوم اور ملک کے لئے بھی اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ لہذا ان لوگوں سے بڑھ کر اپنے ملک کا وفادار شہری کون ہو سکتا ہے؟ جن کو بار بار ملک کی خدمت کی تلقین کی جاتی ہے اور جن سے بار بار یہ عہد لیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ، ملک اور قوم کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے؟۔۔۔ اسلام کسی قسم کے باغیانہ رویہ یا اپنے ملک خواہ آباؤی ہو یا اپنا ہوا ہو، کے خلاف سازش کرنے یا کسی بھی صورت سے نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کوئی فرد اپنے اپنائے ہوئے وطن کے خلاف کام کرتا یا اسے نقصان پہنچاتا ہے تو اس کو ملک دشمن اور خدا رشا شمار کیا جانا چاہئے اور ملکی قوانین کے مطابق سزا ملنی چاہئے۔"

(عالمی بحران اور امن کی راہ، صفحہ 105، 106، ایڈیشن 2015ء)

عظمت قوم ہے حسن کردار میں

تحریر کریمہ درشمن احمد صاحبہ Bad Marienberg

مختلف معاشروں اور تہذیبوں پر طائرانہ نظر ڈالنے سے علم ہوتا ہے کہ عورت کا وجود وہ اہم جز ہے جس کے بغیر کسی بھی معاشرے کی مکمل تصویر کشی کرنا ناممکن ہے۔

اسی بات کا اظہار شاعروں نے کچھ اس رنگ میں کیا "وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" اور اس بات میں کوئی مبالغہ بھی نہیں کیونکہ دنیا کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے۔ لہذا دنیا میں انسانی زندگی کا دار و مدار جس قدر مردوں پر ہے اتنا ہی عورتوں پر بھی ہے۔ عورت ہی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خلقت جیسا اہم فریضہ سونپا ہے۔ تربیت اولاد و نگہداشت کا اہم کام

بھی عورت کے ہی سپرد ہے اور اس بات کو دور جدید کے مفکرین اور معاشرتی رہنماؤں نے بھی تسلیم کیا ہے تبھی تو نیپولین کا یہ قول تمام دنیا میں مشہور و معروف ہے کہ "تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔" سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں "اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں دیگر مذاہب کی نسبت عورت کے درجہ کو بہت بلند کیا گیا ہے۔ گو موجودہ زمانہ میں مغربیت کے اثر کے ماتحت خود مسلمانوں نے عورت کے درجہ کو کم کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور بعض باتوں میں انہوں نے غلط اندازے بھی لگائے ہیں۔۔۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پردہ کے اندر ہی دین سیکھا تھا اور پردہ کے اندر ہی رہ کر وہ

دین کی اتنی ماہر ہو گئیں تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ گویا سارے مرد مل کر آدھا دین سیکھ سکتے ہیں اور حضرت عائشہؓ اکیلی آدھا دین سکھا سکتی ہیں۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ پردہ کیا کرتی تھیں اور آپؓ نے جو دین سیکھا تھا وہ پردہ کے اندر رہ کر سیکھا تھا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 03 نومبر تا 09 نومبر 2006ء، صفحہ 3)

اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلمہ کے طور پر پیش کیا ہے:-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ”پس ہمارا خدا ایسا خدا نہیں جو ہر وقت اپنی مٹھی بند رکھے۔ دینے میں بخل سے کام نہیں لیتا، بڑا دیا لو ہے۔ لیکن تمہارے بھی کوئی فرائض ہیں، کچھ ذمہ داریاں ہیں، ان کو ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارش تم پر ہوگی۔۔۔ اس سلسلے میں ایک اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں: ”اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلمہ کے طور پر بھی۔ ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ اور جہاں تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ بعض اوقات آپؐ نے علوم دین کے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپؐ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپؐ کے دروازے پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؐ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔“ (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان 26 جولائی 1986 بحوالہ الاذکار لذوات الجنار جلد سوم حصہ اول صفحہ 31 تا 32 جلسہ سالانہ جرنی 2003ء، لجنہ سے خطاب)

کیسی خوبصورت بات ہے جس میں نہ صرف اسلام میں عورت کے مقام کو اجاگر کیا گیا ہے، بلکہ عورت کے علم کے معاملہ میں سبقت لے جانے کی مثال بھی سامنے آتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں ”پس آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ ہیں جو کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرَجَتْ لِلنَّاسِ کا مصداق بن کر فَاَسْتَبَقُوا الْخَيْرَاتِ کو قائم کئے ہوئے ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 09 نومبر 2012ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2012ء، ص: 6)

بلاشبہ آج کی مسلمان احمدی عورت دنیا کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ عملی زندگی کے بہت سے میدانوں میں مردوں سے مسابقت اختیار کر چکی ہے اور یہ اعزاز صرف ہمارے خاص خطے کی عورتوں تک محدود نہیں بلکہ اس معاشرے اور نامساعد ماحول کے باوجود ہماری خواتین ناصرہ عالمی زندگی میں بطور ماں، بیٹی، بیوی اپنا کردار خوبصورتی سے نبھا رہی ہیں، بلکہ بحیثیت استاد، ڈاکٹر، وکیل، صحافی، آرکیٹیکٹ اور مختلف شعبوں میں اپنی تمام تر تعلیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مصروف عمل ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مالی قربانی، دعوت الی اللہ، خدمت خلق، مہمان نوازی اور رفاہ عامہ کے میدان میں بھی نمایاں خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ یعنی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں وہ مردوں کے شانہ بشانہ نہ کھڑی ہوں اور معاشرے کی فلاح و بہبود میں اپنا

مرکزی کردار نہ ادا کر رہی ہوں۔ اور یہی وہ لگن، وہ جذبہ ہے جس کا تقاضا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”مردوں کے مقابلہ میں عورتوں نے قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو روح ہماری عورتوں نے دکھائی ہے اگر وہی روح ہمارے مردوں کے اندر کام کرنے لگ جائے تو ہمارا غلبہ سو سال پہلے آجائے۔ اگر مردوں میں بھی وہی دیوانگی اور وہی جنون پیدا ہو جائے جس کا عورتوں نے اس موقع پر مظاہرہ کیا ہے تو ہماری فتح کا دن بہت قریب آجائے۔“ (”اوڑھنی والوں کے لئے پھول“ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کے مستورات سے خطابات کا مجموعہ حصہ اول، ص: 410-411)

اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں ”بچہ کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی وہ ضمانت بن جائیں گی۔“

(ماخوذ از ”لجنہ اماء اللہ خدیجی سے عورتوں کی اصلاح کرنے“، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 296)

ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 21 تا 27 اکتوبر 2016ء صفحہ 6)

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں ”پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے۔۔۔ اس لئے ایسا کام کریں پڑھائی میں ایسی لائن احمدی بچیاں جنہیں جو ان کو فائدہ دینے والی ہوں اور انسانیت کو بھی فائدہ دینے والی ہو۔۔۔ وہ علم حاصل کیا جائے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا یعنی علم الابدان و علم الادیان۔ احمدی بچیاں پڑھائی میں عموماً ہوشیار ہوتی ہیں انہیں میڈیسن کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔ اور دین کی تعلیم تو ہر احمدی مرد و عورت کے لئے لازمی ہے۔ اس سے دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ بچیوں کے

لئے ان کے لئے زبانیں سیکھنا بڑی اچھی بات ہے اس سے بہت فائدہ ہوگا جماعت کو بھی فائدہ ہوگا ترجمہ کرنے والی میسر آجائیں گی دنیا کو بھی فائدہ ہوگا۔ آپ کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ تو بچیوں کو ایسے مضامین لینے چاہئیں جو ان کے لئے انسانیت کے لئے آئندہ نسلوں کے لئے فائدہ مند ہوں اور سب سے بڑھ کر دین سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔“ (”الاذکار لذوات الجنار“ جلد سوم حصہ دوم صفحہ 10-11 جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء مستورات سے خطاب)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج احمدی خواتین اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے نہ صرف اپنی آئندہ نسلوں کی بہترین رنگ میں تربیت کرنے والی ہیں بلکہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی زندگیاں وقف کر کے اس معاشرے اور ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود میں بھی نہایت مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

خواتین کی جماعتی سطح پر رضا کارانہ طور پر دوسرے ممالک میں ہیومنٹری فرسٹ کے تحت مختلف منصوبوں کی تشکیل ہے۔ اس کی ایک مثال میں ایک ایسے ہی رفاہی منصوبے کے حوالے سے دینا چاہوں گی جو 2005 میں تشکیل دیا گیا جس کی تفصیل مختصر آئیوں ہے کہ 2005 میں ایک ٹیم مردوں کے تعاون سے افریقہ کے ممالک میں بھجوائی گئی جو کہ نو افراد پر مشتمل تھی جس میں سے پانچ افراد کا تعلق طب کے شعبہ سے تھا۔ انہوں نے Togo, Benin, Niger میں طبی کیمپ لگانے کے ساتھ ساتھ، میٹھے اور صاف پانی کی فراہمی کے لئے عطیات، سکولوں کے لئے بنیادی سامان کی فراہمی، اور ایک سلائی سکول کا آغاز کیا۔ آنکھوں کے عطیات کی فراہمی بھی اس کے منصوبے میں شامل ہے۔

سال میں دو مرتبہ شعبہ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ کے تحت خون کے عطیات اکٹھا کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے، جس میں کافی تعداد میں خواتین بھی حصہ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کی غریب بچیوں کی شادی کے لئے جہیز و بنیادی اشیاء کی فراہمی میں مدد کے لئے ”مریم شادی فنڈ“ کے نام سے بھی اس شعبے کے تحت بھرپور کام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بوڑھوں کے لئے قائم کردہ اداروں میں وقتاً فوقتاً خواتین اور بچیاں اکٹھی ہو کر پھول اور ہاتھ سے نیک خواہشات کے کارڈز وغیرہ بنا کر لے جاتیں ہیں۔ نئے سال کے موقع پر خاص طور پر پھول اور کارڈز کے ساتھ چھوٹے چھوٹے تحائف بھی لے جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ جب بھی کسی موقع پر کسی بھی قسم کی مدد اور تعاون کی ضرورت پڑتی ہے، مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی اس میں بھرپور حصہ لیتی اور تعاون کرتی

ہیں۔ اس کی ایک مثال پچھلے سالوں میں ہزاروں کی تعداد میں بے سروسامانی کی حالت میں آئے ہوئے مختلف ممالک کے مہاجرین کی مدد کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں متعلقہ محکمہ سے رابطہ کر کے اپنی خدمات پیش کی گئیں اور ہر قسم کا تعاون کرنے کی یقین دہانی کی گئی اور ان کے مقرر کردہ دنوں کے حساب سے گروپس کی صورت میں احمدی خواتین مہاجرین کیمپس میں جاتیں اور اپنی خدمات پیش کرتی رہیں۔ اس دوران ان کو ایشیائے خور دونوش، کپڑوں اور محکمہ کی طرف سے مہیا فرسٹ کے مطابق دوسری اشیاء بھی مہیا کی گئیں، اس کے علاوہ یہاں کے معاشرتی نظام سے متعارف کروانا، مختلف اداروں میں ان کی ترجمانی اور دیگر معاملات میں مدد کی گئی۔

اللہ کے فضل سے بہت سی احمدی خواتین اپنے بچوں کے سکول اور کنڈرگارٹن میں والدین کی نمائندہ کے طور پر منتخب ہو کر اچھا کام کر رہی ہیں۔

پھر بہت سے ایسے اداروں کے ساتھ مل کر کام کیا جاتا ہے جو بطور سوشل ورکر بے سہارا عورتوں کی مالی امداد، اور خواتین کی بہبود کے لئے عطیات اکٹھے کرتے ہیں۔ اپنے علاقے میں ایسی اطلاع ملنے پر احمدی خواتین ناصرہ ان کے ساتھ سٹائلز لگانے میں مدد کرتی ہیں بلکہ اپنے طور پر سٹائلز لگا کر جو رقم اکٹھی ہوتی ہے وہ چندہ کے طور پر دے دی جاتی ہے۔

ان سب کے ساتھ ساتھ احمدی خواتین بہترین داعیات الی اللہ کا فریضہ بھی بخوبی نبھا رہی ہیں۔ اس سلسلہ کی پہلی کاوش حال ہی میں ہونے والے peace symposium کا انعقاد ہے جس میں ملک بھر سے کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ اس پروگرام کی انفرادیت کا باعث یہ بات تھی کہ یہ اس نوعیت کا پہلا پروگرام ہے جو صرف خواتین نے خواتین کیلئے منعقد کیا تھا۔ جس میں اسلام کی بطور امن کے پیغام کی خوبصورت تعلیم سے متعارف کروایا گیا۔

ایسے ہی زندگی کے بے شمار معاملات ہیں جہاں یہ خدا تعالیٰ کی لوٹنیاں خاموشی سے اپنا کام سر انجام دے رہی ہیں اور ان سب سے نہ صرف وہ اپنے سچے وعدوں والے خدا کو خوش کرنے کا باعث بن رہی ہیں بلکہ معاشرے کی اور وطن کی وہ گمنام مجاہدات ہیں جن کا شائد آج کسی کو اعتراف نہ ہو مگر آنے والا وقت یہ ثابت کرے گا کہ انہوں نے اس ملک و قوم کے لئے کیا خدمات ادا کیں۔

اس کے علاوہ بہت ساری بچیاں اور خواتین اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے، زندگی کے کسی نہ کسی شعبے میں کارہائے نمایاں سر انجام دے رہی ہیں بہت سے ایسے پراجیکٹ ہیں جن میں وہ پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ملک و قوم کی ترقی اور خدمت میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ جو کہ مزید آنے والی ہماری نوجوان نسل کے لئے بطور نمونہ ہیں۔ (بقیہ حصہ صفحہ 4 پر)

رپورٹ 39 واں سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ جرمی و ناصرات الاحمدیہ 2017ء

(منعقدہ مؤرخہ 14 تا 16 جولائی 2017ء بمقام من ہائیم)



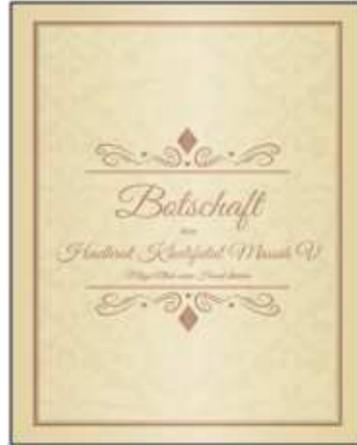
میں لجنہ ممبرات و ناصرات نے عہد دہرایا۔

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ کے موقع پر زریں نصاب پر مشتمل پیغام پڑھ کر سنایا اور اس پیغام کی کاپیاں جملہ حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔

پیغام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع نیشنل اجتماع 2017ء

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ



مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے با برکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجووانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اسلام نے عورت کو بہت عزت کا مقام عطا کیا ہے۔ وہ بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیتا ہے۔ بیٹیوں کی نیک تربیت کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ ماں کے ادب اور احترام کا درس دیتا ہے۔ ایک صحابی کے سوال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار اس کی ماں کو ٹھہرایا۔ اسی طرح ماں کے قدموں تلے جنت کی تعلیم بھی دی۔ پس اسلام کا عورتوں پر بڑا احسان ہے کہ اُس نے اُن کی عزت و تکریم قائم کی۔

یہ دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت علی منہاج

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 14 تا 16 جولائی دُعاؤں اور ذکر الہی کے روح پرور ماحول میں ہمارے 39 ویں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمی کا من ہائیم میں کامیاب و کامران انعقاد ہوا۔ اس اجتماع میں شاملین کی مجموعی حاضری 8286 رہی۔ الحمد للہ۔

یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ اس سال ماہ اپریل میں نیشنل عاملہ و مقامی صدارت کے ساتھ میٹنگ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ”لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصار اللہ اپنے نیشنل اجتماع کا انعقاد ایک ساتھ کریں۔“ چنانچہ اطاعت خلافت کی اس برکت سے ہمیں شاملین اجتماع کی حاضری کے غیر معمولی نتائج ملے۔ الحمد للہ۔

نیشنل اجتماع کی تیاری کے کام کا آغاز ماہ دسمبر سے کیا گیا اور مکرمہ نسیم احمد صاحبہ معاون صدر شعبہ سعی و بصری کو بطور منظمہ اعلیٰ ذمہ داری دی گئی۔ موصوف نے نگران اعلیٰ و نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمی کی رہنمائی سے 12 نائب منتظمت اعلیٰ اور 83 منتظمت پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی اور 83 شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تیاری اجتماع اور انتظامات کے سلسلہ میں متعدد میٹنگز بلوا کر انتظامی امور بخوبی سرانجام دیئے گئے۔ امسال تقریباً 1250 کارکنات نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے رضا کارانہ خدمات سرانجام دیں۔ فخر احسن اللہ احسن الجراء

امسال ہمارے اجتماع کا موضوع ”خلافت کی اہمیت اور اُس کا مقام“ مقرر کیا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے اسٹیج کے عقب میں خلافت کے موضوع پر مشتمل بڑا بینر بھی آویزاں کیا گیا تھا۔

مؤرخہ 13 جولائی کو شام سات بجے مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمی و نگران اعلیٰ نے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

پہلا روز 14 جولائی بروز جمعۃ المبارک: ایک بیکرتیس منٹ پر امام و مشنری انچارج مکرم و محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ و نماز عصر پڑھائی۔ مکرم امام صاحب نے تقویٰ کے مدارج اور تقویٰ کے حصول کے موضوع پر خطبہ جمعہ دیا۔

دو پہر دو بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2017ء ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست نشر کیا گیا۔

پرچم کشائی: محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال دوسری مرتبہ نیشنل اجتماع کے موقع پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ سہ پہر تین بجکر بیس منٹ پر مکرمہ و محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمی نے لوائے لجنہ لہرایا اور دُعا کروائی۔

اجلاس اول کی کارروائی کا آغاز: بعد ازاں اجلاس اول کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز صدر لجنہ اماء اللہ جرمی مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبیش صاحبہ کی زیر صدارت ہوا۔ عمومی کارروائی کے بعد مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی اقتداء

پس پنجوقتہ نمازیں اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور اس پر عمل ضروری ہے۔ پھر عورتوں کے حوالے سے پردہ بھی اسلام کی اہم تعلیم ہے اس کی بھی تعمیل کریں۔ اگر کوئی عورت پردے کی پرواہ نہیں کرتی اور یورپ کی نقالی میں ان سے مشابہت والا لباس پہن کر اور ان جیسا فیشن اختیار کر کے خود کو روشن خیال اور ترقی پسند ظاہر کرتی ہے تو یہ غلط سوچ ہے۔ یاد رکھیں اسلام آپ کی خیر خواہی اور تحفظ کا حقیقی ضامن ہے۔ اس نے پردہ کی تعلیم عورتوں کو کسی مشکل میں ڈالنے یا احساس کمتری میں مبتلا کرنے کے لئے نہیں دی۔ وہ اس کے ذریعہ عورت کی عفت اور عزت قائم کرنا چاہتا ہے۔ پس اسے اپنے لئے بوجھ نہ سمجھیں۔ یہ نہ سوچیں کہ اس سے لوگ آپ کو جاہل سمجھیں گے۔ آپ نے اللہ کو خوش کرنا ہے۔ دنیا کے فیشن کو نہ دیکھیں اور پردے کا اس کی شرائط کے مطابق خیال رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور گھوک کر کھانے کی حد سے بچا رہے، کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 106)

پس ان باتوں پر خود بھی عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی بچیوں کو بھی سمجھاتی رہیں کہ ہماری ثقافت، ہمارا لباس اور ہمارا رہن سہن وہ ہے جس کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ بچوں کو میرے خطبات بھی سنایا کریں اور انہیں خلافت کی برکات بتاتی رہا کریں تاکہ چھوٹی عمر سے وہ اس اہم تعلیم کو ذہن نشین کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق دے اور ہمیں خلافت سے اطاعت و وفا میں بڑھائے۔ آمین

افتتاحی خطاب: امام و مشنری انچارج محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نے شاملین اجتماع سے نظام خلافت سے وابستگی اور نظام وصیت کی برکات کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ بعد ازاں علمی مقابلہ جات لجنہ و ناصرات کا دینیے گئے پروگرام کے مطابق باقاعدہ آغاز ہوا۔ بین ہال میں جرمن نظم (لجنہ گروپ دوم) کے سیسی فائنل مقابلہ جات کروائے گئے۔ دونوں گروپس کے مقابلہ جات میں حصہ لینے والی لجنہ ممبرات کی کل تعداد 373 تھی۔ پروگرام کے دوران سکریٹریں پر خلافت سے محبت کو اجاگر کرنے کیلئے حضور انور کے ملاقات کے پروگراموں کے کلپس دکھائے گئے۔ اس سال

النبوة کا قیام ہو چکا ہے۔ آپ کی پیاری جماعت خلافت احمدیہ کے پانچویں دور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے لائق بننے کے سلسلہ کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ رہی ہے اور خلیفہ وقت کی زیر قیادت کاروان احمدیت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جا رہا ہے۔ احمدی خواتین کے لئے ان کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام خلافت احمدیہ کا خاص فیضان ہے۔ آپ کو اس کے ذریعہ اپنی دینی اور روحانی ترقی کے مواقع میسر آتے ہیں۔ آپ آزادی سے اپنی پسند کے جماعتی پروگرام بناتی اور خدمت اسلام کے کاموں اور تبلیغی مساعی میں حصہ لیتی ہیں۔ پس آپ خوش قسمت ہیں کہ اس حَبْلِ اللہ کو تھام کر اسلام کی نشرو اشاعت میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہیں۔ اس کا حقیقی شکرانہ یہی ہے کہ اسلام کے اوامرو نواہی کی صدق دل سے تعمیل کریں۔ نماز اسلام کی اہم ترین فرض عبادت ہے اس کی پابندی کریں۔ قرآن شریف اور احادیث میں بار بار نماز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نمازیوں کے لئے خوشخبریاں دی گئی ہیں جبکہ نماز سے غافل لوگوں کے لئے سخت انذار ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوا اور گھاٹے میں رہا۔

(ترمذی، ابواب الصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ آپ عمر بھر نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے رہے۔

آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ دراصل نماز کے بہت سے فوائد ہیں۔ اس سے روحانی منازل طے ہوتی ہیں اور قرب الہی نصیب ہوتا ہے۔ یہ فحشاء اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ خیالات کو پاک کرتی ہے۔ پریشانیوں سے نجات دلاتی اور مشکلات کو دور کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے کہ لَا يَزِيكِي اللَّهُ تَطَبِيْعُ الْقَلْبِ۔ اطمینان اور سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں۔۔۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 311)

مؤرخہ 16 جولائی بروز اتوار سالانہ اجتماع کے آخری روز صبح ساڑھے نو بجے عمومی کارروائی کے بعد بچیوں کے ڈرائیونگ اور تحریری مقابلہ جات بھی رکھے گئے تھے۔ تحریری مقابلے کے لئے انہیں سکریٹ پر حضور اقدس کی ایک بچے کو پیار کرتے ہوئے ایک تصویر دکھائی گئی تھی، اس موضوع پر انہیں کچھ تحریر کرنا تھا۔

11:00 بجے ناصرہ کا کافی البدیہہ تقریری مقابلہ رکھا گیا۔ اس کے بعد ناصرہ کی تین ٹیموں کے درمیان خلافت اور دینی معلومات پر مبنی کونز کا مقابلہ ہوا۔ اسی دن مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

طعام اور نماز ظہر اور عصر کے بعد شام تین بجے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ عمومی کارروائی کے بعد ناصرہ کے مقابلہ ترانہ میں اول آنے والی بچیوں نے اپنا ترانہ پیش کیا۔ مکرمہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے تمام مقابلوں میں اول آنے والی ناصرہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

نیشنل اجتماع کی رپورٹ کی تیاری میں شعبہ رپورٹنگ کی جملہ ٹیم، نیز اجتماع رپورٹ ناصرہ کی تیاری میں مکرمہ آصفہ محمد صاحبہ سیکرٹری ناصرہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور سعدیہ شفقت صاحبہ نے معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کاوشوں کو بار آور کرے اور کسی بھی رنگ میں خدمت کرنے والی جملہ کارکنات کو بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(لمبئی ثاقب - منتظمہ رپورٹنگ نیشنل اجتماع 2017)

(بقیہ از صفحہ 2)

اپنے مذہب قوم اور وطن کی خاطر قربانی کا عہد کرنے والی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں:۔۔۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے احمدی عورت کو یہ توفیق عطا فرمائی۔۔۔ آج اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کے دین کی خاطر، اپنی قوم کی خاطر، اپنا جان، مال، وقت قربان کرنے کا عہد کرتی ہے تو وہ احمدی عورت ہے۔ آج اگر تمام دنیا کی عورتوں کو اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ دعوت مقابلہ دے رہی ہے اور یہ چیلنج دے رہی ہے کہ تم نے اگر نیکیوں پر عمل کرنا اور ان نیکیوں کو پھیلانا ہے تو اس کام میں اے دنیا والو! تم اس احمدی عورت کے نزدیک بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ آج ان نیکیوں کو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی پھیلانے کا دعویٰ کر سکتا ہے تو وہ احمدی عورت ہے۔

(”الازہار لذوات الخمار“ جلد سوم حصہ اول صفحہ 190 جلسہ سالانہ برطانیہ 2004، مستورات سے خطاب)

خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ ہمیں احسن رنگ میں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

ممبرات و ناصرہ نے صدر صاحبہ کی اقتداء میں عہد دہرایا۔ لجنہ ممبرات کے ایک گروپ نے فلک شگاف نعروں کی گونج میں ترانہ ”آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ ناصرہ الاحمدیہ نے لاله اللہ اور درود شریف اور خلافت پر مشتمل ترانے پڑھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

اس کے معاً بعد نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جرمنی نے سالانہ کارکردگی رپورٹ 2016-2015 اور نیشنل سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی نے 39 ویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ آخر میں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے اختتام پر صدر صاحبہ مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ نے شاملین سے خطاب کیا۔ اس خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے: تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا ”الحمد للہ! ہمارے اجتماع کا کامیاب اختتام ہو رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کا مقصد بیان فرمایا ہے کہ ہم اپنی دینی اور اخلاقی ترقی کر سکیں۔ گھروں میں امن و سکون کیلئے دینی ماحول پیدا کریں، اپنے نیک نمونے قائم کریں۔ گھروں میں سکون کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں۔ اس اجتماع کے موقع پر خلافت کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری تمام تر کامیابیوں کا دار و مدار خلافت سے تعلق میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ حضور انور نے اپنے پیغام میں ہمیں جو نصح فرمائی ہیں، ان پر عمل کرنی والی ہوں۔

آخر میں جملہ کارکنات، انتظامیہ ٹیم اور تمام شعبہ جات کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ انصار اللہ کے ساتھ اجتماع کا انعقاد کرنے میں ہمیں سہولت رہی اور حاضری کے لحاظ سے بہترین نتائج ملے۔ اللہ تعالیٰ جملہ شاملین کو اجر عطا کرے، خیریت سے گھروں میں جائیں۔ سہ پہر چار بجے ڈعا کروائی۔

رپورٹ نیشنل اجتماع ناصرہ الاحمدیہ (منعقدہ مؤرخہ 14 تا 16 جولائی 2017ء بمقام من ہاگ)



شام کو تمام ناصرہ لجنہ کے مین ہال میں ایک فچر پروگرام میں شریک ہوئیں۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد فارغ اوقات کے مشاغل میں شب مطالعہ اور تشریح مطالعہ کے راؤنڈ رکھے گئے۔

ممبرات و ناصرہ نے صدر صاحبہ کی اقتداء میں عہد دہرایا۔ لجنہ ممبرات کے ایک گروپ نے فلک شگاف نعروں کی گونج میں ترانہ ”آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ ناصرہ الاحمدیہ نے لاله اللہ اور درود شریف اور خلافت پر مشتمل ترانے پڑھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

اس کے معاً بعد نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جرمنی نے سالانہ کارکردگی رپورٹ 2016-2015 اور نیشنل سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی نے 39 ویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ آخر میں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے اختتام پر صدر صاحبہ مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ نے شاملین سے خطاب کیا۔ اس خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے: تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا ”الحمد للہ! ہمارے اجتماع کا کامیاب اختتام ہو رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کا مقصد بیان فرمایا ہے کہ ہم اپنی دینی اور اخلاقی ترقی کر سکیں۔ گھروں میں امن و سکون کیلئے دینی ماحول پیدا کریں، اپنے نیک نمونے قائم کریں۔ گھروں میں سکون کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں۔ اس اجتماع کے موقع پر خلافت کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری تمام تر کامیابیوں کا دار و مدار خلافت سے تعلق میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ حضور انور نے اپنے پیغام میں ہمیں جو نصح فرمائی ہیں، ان پر عمل کرنی والی ہوں۔

رپورٹ نیشنل اجتماع ناصرہ الاحمدیہ (منعقدہ مؤرخہ 14 تا 16 جولائی 2017ء بمقام من ہاگ)

44 ترتیل القرآن معلمات کو اسناد دی گئیں۔ نماز مغرب و عشاء اور طعام کے بعد پہلے دن کا اختتام ہوا۔ دوسرا روز 15 جولائی بروز ہفتہ کو اجلاس دوئم کا آغاز عمومی کارروائی کے بعد لجنہ کے دونوں گروپس کے علمی مقابلہ جات، قرآن کریم، اردو و جرمن نظم، اردو اور جرمن پریزنٹیشن، سیمی فائنل مقابلہ جات تعلیمی نصاب اور لفظی ترجمہ القرآن لجنہ پروجیکٹ ہوئے۔ امسال ریجنل سطح پر متفرق موضوعات پر پریزنٹیشن تیار کرنے کا نیا مقابلہ شامل کیا گیا تھا، جس میں کل دس ٹیموں نے حصہ لیا، ہر ٹیم میں شامل ممبرات کی تعداد تین تھی، اس طرح سے کل 30 ممبرات شامل ہوئیں۔ وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر کے بعد سہ پہر چار بجے تیسرے اجلاس کی کارروائی کے اختتام پر تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد ہوا۔ جس میں معلمات قرآن کریم اور علمی مقابلہ جات میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ پروجیکٹ لفظی ترجمہ القرآن میں کل 75 ممبرات نے حصہ لیا۔

شام کو اجتماع گاہ کے مرکزی ہال کے سٹیج پر خلافت کا مقام اور خلیفہ وقت کی شفقت کی چند جھلکیوں پر مشتمل تقریباً 40 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل فچر پروگرام پیش کیا گیا۔ خلیفہ وقت کے دورہ جات کے دوران مصروفیات پر مبنی عابد خان صاحب کی تحریر کردہ ڈائریز سے چند منتخب اقتباسات اور ایمان افروز ویڈیو کلپس دکھانے کے علاوہ اس حوالے سے سٹیج پر ہماری چند جرمن و پاکستانی بہنوں نے خلافت سے محبت اور شفقت کے واقعات سنائے۔ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے بھی اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ آخر میں ترانے پیش کئے گئے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ اس ضمن میں عابد خان صاحب کی ڈائریز میں سے چند اقتباسات کا جرمن ترجمہ کے ساتھ کتابچہ تیار کر کے شائع کروایا گیا اور بلا معاوضہ شاملین اجتماع میں تقسیم کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے علمی مقابلہ جات میں دوم اور سوم آنے والی لجنہ ممبرات و ناصرہ میں انعامات تقسیم کئے۔

تیسرا روز 16 جولائی بروز اتوار: نیشنل اجتماع کے تیسرے اور آخری روز اجلاس چہارم کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اردو و جرمن ترجمہ اور نظم کے بعد مقابلہ معلمات کا حسن قراءت کا فائنل مقابلہ کروایا گیا۔ اس کے بعد مقابلہ تعلیمی نصاب کا فائنل منعقد ہوا۔

اختتامی اجلاس: سہ پہر تین بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی زیر صدرات شروع ہوئی۔ عمومی کارروائی کے بعد لجنہ